سوال

(83) سجدے میں جانے کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سجدے میں جاتے وقت نمازی زمین پر پہلے اپنے ہاتھ رکھے گا یا گھٹنے رکھے گا؟ (فتاویٰ الامارات : 1)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابوداود میں قوی سند کے ساتھ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث موجود ہے کہ :

"إِذَا سجدَ أحدُكُم فلا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبعيرُ، وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ"

''جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نہ بیٹھے کہ جس طرح اونٹ بیٹھتا ہے بلکہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے رکھے۔''

بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ حدیث مقلوب ہے۔ یعنی اصل میں راوی یہ کہنا چاہ رہا تھا :

"يَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ"

لیکن حدیث مقلوب ہوگئی راوی سے۔

کیونکہ اونٹ کی کیفیت انسان سے مختلف ہے۔ وہ جب بیٹھتا ہے تو پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے۔ کیونکہ گھٹنے اگلے پاؤں کے شمار ہوتے ہیں۔ اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إِذَا سجدَ أحدُكُم فلا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعيرُ"

یعنی گھٹنوں پر نہ بیٹھا کرو کہ جس طرح اونٹ گھٹنوں پر بیٹھتا ہے۔

بلکہ پہلے ہاتھ رکھنے ہیں زمین پہ اس کے بعد گھٹنے۔ اس کی مخالفت کرنے والوں کی حجت ابوداود اور دیگر کتابوں میں ایک حدیث ہے۔ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔

"رَأَیتُ رَسُولَ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیہِ قَبْلَ یدَیہِ"

یعنی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے۔

لیکن یہ حدیث "شریک بن عبداللہ القاضی" کے طریق سے مروی ہے کہ جو اگرچہ صدوق ہے لیکن علماء حدیث نے اس کے "سوء الحفظ" پر اتفاق کیا ہے۔ اس لیے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی "صحیح" میں جو اس کی حدیث ذکر کی ہے۔ وہ بھی دوسری روایت کے ساتھ مقرون ہے' اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اگر "شریک" متفرد ہو تو قابل احتجاج نہیں ہوتا۔ تو یہ حدیث سنداً ضعیف ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

نماز کا بیان صفحہ: 179

محدث فتویٰ